سوال

(236) ہندو کی نذر مانی چیز کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی ہندو نے نذر مانی کہ اگر میری تجارت کامیاب رہی تو دس سیر مٹھائی کسی مسجد میں دوں گا۔ ایسی مٹھائی کا قبول کرنا جائز ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کافر کسی بت یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی مخلوق کی نذر مانے تو یہ نذر بالاتفاق منعقد نہیں ہوگی اور نہ کسی مسلمان کے لئے ایسی نذر کی چیز کا استعمال اور کھانا پینا جائز ہوگا۔ لقولہ تعالی : وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق : والنذر للمخوق لایجوی لانہ عبادۃ والعبادۃ لایکون لمخلوق انتہی وقال فی دلیل الصالحین النذر لایکون الا اللہ تعالی فمن نذر لنبی اوولی لایلزم علیہ شئ فان اعطی بذلک الشی لاحد من الناس علی تلک النیۃ لایجوز اخذہ ان علم الاخذ بذلک فان کان طعاما لایحل اکلہ وان کان ذبیحہ فہو میتۃ فان اکلوا وسموا اللہ تعالی علیہا کفر وجمعیا انتہی والاجماع العقد علی حرمۃ النذر للمشائخ ولا ینعقد رولا تشتغل الذمۃ واخذ حرام وسحت (رسالہ ردبدعات للعلامہ آفندی)

اور اگر کوئی کافر خالص اللہ کے لئے نذر مانے تو اسکے منعقد ہونے کی بابت علماء سلف کے دو گروہ ہیں: ایک گروہ ایسی نذر کی صحت کا قائل ہے اور دوسرا اس کے لغو اور مدورد ہونے کا۔ میرے نظدیک پہلے گروہ کا قول راجح اور قوی ہے یعنی: کافر جو نذر لوجہ اللہ مانے وہ منعقد ہوگی۔

لماروی عن عمر قال نذرت نذرا فی الجاہلیۃ فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما اسلمت فامرنی ان اوفی بنذري رواہ ابن ماجہ وعن کروم بن سفیان انہ سال رسو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نذر نذرہ فی الجاہلیۃ؟ فقال لہ الوثن اولنصب؟ لاولکن للہ قال اوف للہ ما جعلت لہ انحر علی بوانہ واف بنذرک رواہ احمد

قال الشوکانی وفی حدیث عمر دلیل علی انہ یجب الوفا بالنذر من الکافر متی اسلم وقد ذہب الی ہذا البعض اصحاب الشافعی وعند الجہور لا ینعقد النذر منالکافر وحدیث عمر حجۃ علیہم- (نیل 1/148)

صورت مسؤلہ میں اگر ہندو نے بت وغیرہ کے نام کی نذر مانی ہے یا اس کا قوی شبہ ہے تو ایسی مٹھائی مسجد والوں کو یا کسی مسلمان کو ہرگز نہیں کھانی چاہیئے اور اگر اللہ کے نام کی نذر مانی ہے اس کے کھانے میں شرعا کوئی حرج وقباحت نہیں ہے جس طرح شرائط مخصوصہ کے ساتھ کافر کا ہدیہ اور عطیہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے آنحضرت ﷺ مشرکین اور یہود اور نصاریٰ کے ہدایا وتحائف قبول فرمالیا کرتے تھے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النذر

صفحہ نمبر 440

محدث فتویٰ